سوال

اس کی (222) نا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سان کو ضرورچاہیے کہ کسی اچھے برہیزگار عالم کو اپنا پیر بنالے اس کے ہاتھ پر بیعت ہوجائے اور بکر کا خیال ہے کہ کوئی ضرورت نہیں پیر مقرر کرنے کی، پیر تو قرآن وحدیث ہے ہے اسی کو اپنا پیر بنالے۔ کون حق بجانب ہے؟ اور اللہ ورسول کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

، کو بیر بنانا اوراس کے ہاتھ بر بیعت کرنا کسی مسلمان کے لیے بھی ضروری نہیں ہے۔ پیری مریدی کے ضروری ہونے کی کوئی شعری دلیل موجود نہیں ہے اور ہندوستان کی موجودہ پیری مریدی تو مسلمانوں کی اصلاح وتربیت اوردینی ودنیوی سربلندی وکامرانی کا ذریعہ بننے کے بجائے بالعموم صدقہ خوری اور

ہم کو تو میسر نہیں مٹی کا دیا بھی
گھر پیر کا بجلی کے چراغوں سے ہے روشن
شہری ہو، دہاتی ہو، مسلمان ہے سادہ
مانند بتاں پجتے ہیں کعبے کے برہمن
نذرانہ نہیں، سود ہے پیران حرم کا
ہر خرقہء سالوس کے اندر ہے مہاجن
میراث میں آئی ہے انھیں مسند ارشاد
زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن!

ٰاوراس کے رسول ﷺ کا یہ حکم ہے کہ ہر مسلمان صرف کتاب اللہ اورسنت صحیحہ کو اپنے لیے اسوہ بنائے۔ آں حضرت ﷺ فرماتے ہیں: ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنة رسولہ (موطا)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری]

جلد نمبر 2۔ کتاب الاِمارۃ

صفحہ نمبر 425

محدث فتویٰ